توریت کی کتابِ خروج کے شرعی احکامات کا قرآن حکیم کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

مقالہ برائے ایم فل اسلامک تھاٹ اینڈ سولائزیشن

مقالہ نگار

محمد طیب عثمانی

رول نمبر: 090186001

نگران مقالہ

ڈ اکٹر محمد طاہر مصطفےٰ

شعبہ اسلامی فکروتہذیب یو ایم ٹی لاہور

2012ء

شعبہ اسلامی فکرو تہذیب

یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی جوہر ٹاؤن لاہور

توریت کی کتابِ خروج کے شرعی احکامات کا قرآن حکیم کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

مقالہ نگار
محمد طیب عثمانی
نگران مقالہ
ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ

یہ مقالہ
ایم فل(اسلامی فکروتہذیب)
کی ڈگری کے حصول کے لئے پیش کیا گیاہے۔

2012ء

شعبہ اسلامی فکرو تہذیب
یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی جوہر ٹاؤن
لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

میرے والدین اور میرے اساتذہ

کے نام

جنکی وجہ سے مَیں اِس قابل ہوا۔

FORWARDING NOTE

This is to certify that Muhammad Tayyab Usmani student of MPhil Islamic Thought and Civilization in University of Management and Technology has completed his thesis titled:

تورات کی کتابِ خروج کے اہم مضامین کا قرآن کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ

He worked under my supervision on the above research thesis and remained in contect with me throughout research period for guidance.

I am satisfied with the quality of his work and allowed to submit his thesis for the process of evaluation and examination.

(Dr. Muhammad Tahir Mustafa)

DECLERATION

I Muhammad Tayyab Usmani S/O Abdul Haq Registration No 090186001 a student of MPhil Islamic Thought and Civilization at University of Management and Technology Lahore do hereby solemnly declare that the thesis entitle:

تورات کی کتابِ خروج کے اہم مضامین کا قرآن کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ

submitted by me in partial fulfilment of MPhil degree in Islamic Thought and Civilization is my original work and has not been submitted or published earlier and shell not in future by submitted by me for obtaining any degree from this or any other university or institution.

Signature -----------------------

(Muhammad Tayyab Usmani)

فہرست عناوین

❖ فہرست 1

❖ اظہارِ تشکر 4

❖ مقدمہ 5

❖ باب اول: تورات کا تعارف،اسلوب،تدوین اور قرآن حکیم سے تقابل 8

- o فصل اول: تورات کا تعارف 9
  - اسم تورات 10
  - لفظِ تورات کے معانی 12
  - تورات کے نسخے 27
  - وحی کی روشنی مقامِ تورات 28
  - کیا تورات کلام اللہ ہے؟ 35
- o فصل دوم: تورات کی زبان، اسلوب اور تدوین 38
  - تورات کی زبان 39
  - تورات کا اُسلوب 44
  - تورات کی تدوین 51
- o فصل سوم: قرآن حکیم اورتورات کا تقابل 57
  - قرآن حکیم اور تورات کا زبان واسلوب کی روشنی میں تقابل 58
  - قرآن حکیم اور تورات کا تدوین کی روشنی میں تقابل 68

❖ باب دوم: کتابِ خروج کاتعارف، مضامین میں تضادات واختلافات 76

- o فصل اول: کتابِ خروج کے مضامین کا سرسری جائزہ 77
- o فصلِ دوم: کتابِ خروج کے باہمی اور تورات کی دیگر کتب کے مضامین میں تضادات 107
  - کتابِ خروج کے مضامین میں باہمی تضاد واختلاف 108

- کتابِ خروج اورتورات کی دیگر کتب کے مضامین میں تضاد و اختلاف 112
  - فصلِ سوم: پروٹسٹنٹ اور کیتھولک بائبل میں موجود خروج کے اُردو تراجم میں باہمی تضاد واختلاف 115

❖ باب سوم : مضامینِ کتابِ خروج کا قرآن مجید کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ 126

  - فصل اول: خروج کا تصور اللہ اور اُس کے بارے میں قرآن حکیم کامحاکمہ 127
- خروج کا تصور اللہ 128
- قرآن حکیم کا محاکمہ 147
  - فصلِ دوم : خروج کا تصورِ وحی اور اُس کے بارے میں قرآن حکیم کامحاکمہ 156
- خروج کا تصور وحی 157
- قرآن حکیم کا محاکمہ 161
  - فصلِ سوم : خروج کا تصورِ نبوت اور اُس کے بارے میں قرآن حکیم کامحاکمہ 163
- خروج کا تصور نبوت 164
- قرآن حکیم کا محاکمہ 168
  - فصلِ دوم : واقعۂ خروج قرآن حکیم اور تورات کی کتاب خروج کی روشنی میں 174
- واقعۂ خروج کتابِ خروج کی روشنی میں 175
- واقعۂ خروج قرآن حکیم کی روشنی میں 179
- قرآن حکیم اور کتابِ خروج میں مذکورواقعۂ خروج میں مماثلت 183
- قرآن حکیم اور کتابِ خروج میں مذکورواقعۂ خروج میں اختلاف 187

❖ خلاصۃ البحث 191

❖ مصادرومراجع 193

اظہارِ تشکر

خالقِ کائنات کے مجھ پر اَن گنت احسانات ہیں، بندہ ناچیز سے دین اسلام کی خدامت کا کام لینا اسی ذات بابرکت کا احسانِ عظیم ہے، اسی نے مجھے یہ علمی اور تحقیقی کام کرنے کی توفیق بخشی اور اِس مقام تک پہنچنے کے ہر مرحلہ کو آسان بنایا۔ میں یونیورسٹی آف مینیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ اسلامی فکروتہذیب کا بے حد ممنون ہوں جس نے مجھے علومِ اسلامیہ میں تحقیقی کام کا موقع فراہم کیا اور بہترین اساتذہ تک رسائی کوممکن بنایا، جنہوں نے میرے فکری مغالطوں کو دور کرکے دین اسلام کی تہذیبی راہوں کو میرے لئے روشن کیا۔

میں اِس تحقیقی کاوش کو سابق رئیس شعبہ اسلامی فکرو تہذیب محترم ڈاکٹر محمد امین اور دیگر اساتذہ بالخصوص اِس مقالہ کے سُپر وائزر جناب ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ کی دُعاوُں کا ثمرہ سمجھتا ہوں۔ اِس کے ساتھ ساتھ میں اِس مقالہ کے سُپر وائزر جناب ڈاکٹر محمد طاہر مصطفےٰ صاحب کا ممنون ہوں جن کی اِس مقالہ نگاری کے دوران لمحہ بہ لمحہ نگرانی ، معاونت، اور انتہائی قیمتی ہدایات اور مشوروں سے یہ مقالہ تکمیل کے مراحل تک پہنچا۔

میں بالخصوص جناب مولانا پروفیسر یوسف خان صاحب ، استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا انتہائی شکر گذار ہوں، جنکی شفقت اور رہنمائی نے میرے اِس تحقیقی کام کو جِلا بخشی۔

اور یہ نا انصافی ہوگی کہ اگر میں والدین اور شریکہ حیات کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی شبانہ روز حوصلہ افزائی ہر قدم میرے ساتھ رہی۔ اس پُر خلوص تعاون پر میں اُن کا انتہائی مشکور ہوں۔

آخر میں دُعا کرتا ہوں کہ خدائے بزرگ وبرتر تمام اُن لوگوں کو کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے جس نے کسی بھی اعتبار سے میرے اس تحقیقی کام میں معاونت فرمائی ہو۔ اور میری اس کاوش کو آخرت کی نجات کا ذریعہ بنا دے۔

(آمین)

مقدمہ

الحمد لله رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر البشر وخاتم الانبیآء وعلی آله وصحبه واتباعه اجمعین۔ اما بعد

اللہ رب العزت نےانسان کی کامل ہدایت ورہنمائی کیلئے انبیآء علیھم السلام پر کتب نازل فرمائیں ۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآنِ حکیم کو نازل کر کے اس مقدس سلسلہ وحی کو بالآخر ختم کر دیا۔ آج اگر سماوی کتب میں سے کوئی کتاب محفوظ

اور الہی کتاب ہونے کی حقدار ہے تووہ قرآنِ حکیم ہے اس کے علاوہ کتبِ سابقہ سماویہ مرورِ زمانہ، غفلت وشرارتِ انسانیہ اور گمراہی وتحریف کا شکار ہو کر بہت جلد کلامِ الہی کے اعزاز سے محروم ہو گئیں۔ عالمی مذہبی ادب میں فقط قرآنِ حکیم ہی ایسا نسخہ ہدایت اصل حالت میں موجود ہے جو بے عیب و بے آمیز ہونے کے باعث زندگی کے ہر میں میدان انسان کی مکمل اور درست رہنمائی اور تمام معاشرتی ، معاشی ، سیاسی اور اخلاقی پیش آمدہ مسائل میں بنی نوعِ انسانی کو مینارہ نور دِکھا سکتا ہے۔ یہ اِس کتاب حکیم کا وہ حیران کن پہلو ہے جس کے بعد اس کے من جانب اللہ محفوظ ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہتا ۔

"هَذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ"[1]

صداقت اور حقانیتِ قرآن پر دلالت کرنے والی لاکھوں شہادتیں اس عالم آب وگل میں بحکمِ خداوند وجود پذیر ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ اسلامی تاریخ کے اوراق اِن حقائق وشواہد بھرپور ہیں مگر دعوی صحت میں قرآن مجید خود اپنے لیے دلیل قطعی ہے ۔

" قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا "[2]

قرآن حکیم خود کوبطورِچلینج معترضین اور ناقدین کے سامنے پیش کررہا ہے جبکہ دیگر ادیان سماویہ کی الہامی کتب پر نظر دوڑائیں تو اُن میں تضادات کی ایسی بھر مار ہے کہ مطابقت کا بالکلیہ امکان نہیں ۔وہ لسان اصلیہ میں موجود نہیں بلکہ تراجم ہیں اور اُن کےمضامین میں صریح اختلاف، ناموں اور نسبوں کا تعارض، واقعات اور بیانات میں تناقض ،سنین واوقات کا اختلاف الغرض مضحکہ خیز حد تک تعارضات وتناقضات ہیں۔

اُن سابقہ سماوی الہامی کتب میں سے ایک کتاب تورات ہے۔ تورات دنیا کے تینوں بڑے مذاہب یہودیت، مسیحیت اور اسلام کے ہاں احترام و قدر ہے۔ اہلِ اسلام تو اس پر ایمان کو لازمہ ِایمان گردانتے ہیں۔قرآن شریف نے تورات کا تذکرہ بڑے احسن اسلوب میں کیا ہے کہ مکی سور توں میں اسکی صفات فرقان، ضیاء ، امام اوررحمۃ بیان کیااور مدنی سورتوں میں اس کےشرعی احکام کا ذکر ہے مگر مخاطبینِ تورات یہود نے خواہشاتِ نفسانیہ ، جاہ طلبی، مفادپرستی اورتساہل وتغافل کی بدولت خود ہی کتاب میں تحریف کر دی ۔

"أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ"[3]

---

[1] القرآن، 29/45
[2] القرآن، 88/17
[3] القرآن،75/2

یہ کتاب زمانہ کے حوادثات کی وجہ سے کئی مرتبہ تلف ہوئی ۔اسے بار بار لکھا جاتا رہا ہے اس کاشا ہد خود عہد ِعتیق ہے۔ حضرت موسی کلیم اللہ علیہ السلام کے عہد مبارک کے بعد کے احوال کا تورات میں موجود ہونا اور تورات کے مضامین کا باہمی متناقض ومتفاوت ہونا اس امر کی قوی دلیل ہے کہ یہ منزل من اللہ علی موسی علیہ السلام تورات نہیں ہے۔

موضوع تحقیق کی ضرورت واہمیت:

اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت مندرجہ ذیل وجوہات کی بنیاد اہمیت کی متحمل ہے۔

1- تورات کی کتاب خروج کے واقعات کی صحت وعدمِ صحت کا علم ہو سکے۔

2- اس بات کو ثابت کرنا کہ یہ حصہ بھی تحریف سے مبراءنہیں۔

3- اس بات کو ثابت کرنا کہ قرآن ہی کلامِ خداوندی ہے یا تورات بھی کلام اللہ ہے ۔

4- اس طرح کا مستقل کوئی کام اس حصہ پر نہیں کیا گیا جبکہ اس کے کتاب پیدائش اور احبار پر پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کام ہوچکا ہے۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنیاد پر اس حصے پر بھی کام کی اشد ضرورت ہے۔

سابقہ کام:

اس موضوع پر مستقل کام ابھی تک نہیں ہوا ۔ مجموعی توارت پر ناقدانہ جائزہ لیا گیاہے جیسا کہ

1- مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب " اظہار الحق"

2- "مقارنۃ الادیان" از ڈاکٹر احمد شلبی

3- "الاسفار الخمسہ عند الیھود واثرھا فی انحرافھم" از محمود بن عبدالرحمن قدح

4- "کتاب علی التوراۃ" از امام علاء الدین علی بن محمد الباجی

5- کتب سماوی پرایک نظر ازذوقی شاہ

اسلوبِ تحقیق:

اس مقالے کی تیاری میں مندرجہ ذیل اسلوب اختیا ر کیا جائے گا۔

1- مقالہ میں آنے والے حوالہ جات کے لئے عمومی اشارات درج ذیل طریقے پر ہوں گے:۔

- متن میں جہاں قرآن حکیم کی آیات آئیں ہیں اُن کا حوالہ یوں ہو گا، مثلاً:۔
  القرآن/سورت کا نمبر/ آیت کا نمبر
- بائبل کی عبارات کا حوالہ اِس طرح ہو گا:۔

بائبل کی کتاب کا نام/ باب نمبر/ آیت نمبر

- اِس کے علاوہ تحریر میں جن کتب کا حوالہ بار بار آیا ہے اُن کا کتب کا پہلی بار مکمل ہو گا:۔

مصنف یا موٗلف کا نام/ کتاب کا نام / اشاعتی ادارے کا نام/ مقام اشاعت/ سن اشاعت(جو معلوم ہو سکے)/ جلد نمبر (اگر کتاب کئی جلدوں میں ہو)/ صفحہ نمبر بعد ازاں اِنہی کتابوں کا حوالہ مختصراً ہو گا ، مثلاً :۔

مصنف یا موٴ لف کا نام/ کتاب کانام/ جلد نمبر (اگر کتاب کئی جلدوں میں ہو)/ صفحہ نمبر

- اگر دو یا دو سے زائد مصنفین یا موٴ لفین نے ایک نام پر اپنی کتب کو تصنیف یا تألیف کیا ہو تو پھر اُن کتب کا حوالہ پہلی مرتبہ مذکورہ بالا طریقے سے مکمل اور دوسری مرتبہ یوں دیا گیا ہے:-

مصنف یا موٴ لف کا نام/ کتاب کا نام/ جلد نمبر (اگر کتاب کئی جلدوں میں ہو)/ صفحہ نمبر

2-توارت کے حوالےبراہِ راست ہونگےاور ثانوی مآخذ سے مددنہیں لی جائے گی۔

3 مواد کے حصول کے لئے نجی وپبلک لا ئبریریوں ، انٹر نیٹ ، علمی جرائد ورسائل سے استفادہ کیا جائے گا۔

4- اہم ضروری معلو مات کو حاشیہ میں پیش کیا جائے گا۔

5- آخر میں مصادر ومراجع کی فہرست ہو گی اور مراجع کی ترتیب (اردو،عربی، انگریزی)ہوگی۔

6- حوالہ جات اور حواشی صفحہ کے نیچے ہوں گے۔

بابِ اول:
تورات کا تعارف

فصلِ اول:تورات کا تعارف

- اسمِ تورات
- لفظِ تورات کا اطلاق
- تورات کے نسخے
- وحی کی روشنی میں تورات کا مقام
- کیا تورات کلام اللہ ہے؟

اسمِ تورات

"توراۃ "کا لفظ قرآن حکیم میں سترہ مرتبہ استعمال ہوا ہے ۔ اسی بناء پر عربی لغت کے ماہرین اسکے عربی وعجمی لفظ ہونے کے بارے میں مختلف الرائے ہیں۔ بعض کی رائے میں یہ عربی لفظ ہے:-

مفردات میں امام راغب اصفہانی اسی رائے کی طرف مائل نظر آتے ہیں:-

"التوراة : التاء فیہ مقلوب- واصلہ من الوری- بناؤھا عند الکوفیین ووراۃ ، تفعلۃ- وقال بعضھم : ھی تفعل نحو: تنفل، ولیس فی کلامھم تفعل اسما- وعند البصریین ووری ، ھی فوعل، نحو حوقل".[4]

دکتور صلاح عبد الفتاح الخالدی صاحبِ معجم الوسیط میں اس لفظ کے عربی ہونے کی رائے کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"واورد اصحاب ا(المعجم الوسیط) التورۃ فی مادۃ(تار)من المعجم، ولیس فی مادۃ (وری)- ومعنی (تار) فی المعجم: جری- التور: الرسول بین القوم، والاناء الذی یشرب فیہ- والتورۃ کتاب اللہ-"[5]

جبکہ دیگر ماہرین عربی لغت کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ :-

"اسم للکتاب المنزل علی موسی علیہ السلام- وھو اسم عبرانی، اصلہ (طورا) بمعنی الھدی، والظاھر انہ اسم للألواح التی فیھا کلمات العشر، التی انزلت علی موسی علیہ السلام فی جبل طورا"-[6]

بطرس البستانی "دائرۃ المعارف" میں لکھتے ہیں:-

"التوراۃ اسم عبرانی، معناھا: شریعۃ ،ناموس"-[7]

اس لفظ کے بارے میں ارجح قول اس کی عجمیت کا ہے اور یہ لفظ عبرانی ہے -

مسیحی ماہرین کے نزدیک بھی یہ عبرانی لفظ ہے:-

"The Hebrew word *Torah* has many meaning."[8]

"فرینک کروزمن" لکھتے ہیں:-

---

[4] اصفہانی ، راغب ، الحسین بن احمد، ابو القاسم، **المفردات فی غریب القرآن**،مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز، 98/1

[5] الخالدی، صلاح عبد الفتاح، الدکتور، **الأعلام الاعجمیہ فی القرآن**، دار القلم، دمشق، 183

[6] الخالدی، صلاح عبد الفتاح، الدکتور، **الاعلام الأعجمیہ فی القرآن**، 184

[7] البستانی، بطرس، **دائرۃ المعارف**، دار المعرفۃ، بیروت، لبنان، 264/6

[8] David J. Zucker, **An Intoduction For Christain and Jews**, Paulist Press, New Jersy, U.S.A, 2005, P. 1

"Torah: this Hebrew word is a central biblical concept, and it is an issue Christian
theology has only recently begun to address."[9]

انسائیکلوپیڈیا آف جوڈا ازم کے فاضل مقالہ نگار رقمطراز ہیں:-

"The Torah (Hebrew for " teaching") refers to the sacred scripture of the Jewish people as well as the scroll it written on, their most identifiable sources, which are labeled J, E, P and D."[10]

مذکورہ بالا بحث سے یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ ماہرین لغت اور مسیحی مفکرین کی رائے کے مطابق یہ خالصتا عجمی عبرانی لفظ ہے نہ کہ عربی۔

[9] Frank Crüsemann, **The Torah: Theology and Social History of Old Testament Law**, Fotress Press,U.S.A, 1996, V.1,P.1
[10] **Encycolopedia of Judaism**, Infobase Publishing, New York, U.S.A, 2006, P.521,522

لفظ "تورات" کا معنی

یہ لفظ کثیر المعنی عبرانی ہے اس لفظ کے معنی کے بارے میں بطرس البستانی لکھتے ہیں:۔

"التوراة اسم عبرانی، معناھا: شریعۃ ،ناموس"۔[11]

اس کا معنی "درست سمت " اور قانون ہےلوئس جیکبز لکھتا ہے:۔

"The word *Torah* has an interesting history. The root of this word is yarah, meaning "to shoot," i.e., at a target. When someone shoots at a target, he is trying to direct an arrow, and so the root meaning of the word Torah is that of "correct direction" and hence the word means a "teaching," a "doctrine" or a "law" (the Greek translation of the Bible rendered Torah as nomos, "law"). In the Bible, the word generally refers to particular law or doctrine, or to a set of such laws or dortrines."[12]

"تعلیم" بھی اس لفظ کا معنی ہے ۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی لکھتے ہیں:۔

"و مجموع ھذہ الکتب الخمسۃ یسمی بالتوراۃ، وھو لفظ عبرانی بمعنی التعلیم والشریعۃ۔"[13]

اس لفظ کا ایک معنی "اسفار خمسہ موسوی" ہے:۔

"In refrence to the Hebrew scriptures, Torah means the first five books, Genesis
through Deuteronomy."[14]

اس کا ایک معنی "ہدایات" بھی ہے:۔

"Torah is a Hebrew word generally translated "teaching" or "instruction"."[15]

اور اندازہدایا ت ایسا کہ جیسا والدین کا اپنی اولاد کو اور استاد کا اپنے شاگرد کو:۔

"In the broadest sense, the word torah means "instruction" such as the instruction a parent gives to child, or a teacher gives pupils.[16]

---

[11] البستانی، بطرس، **دائرۃ المعارف**، 264/6

[12] Louis Jacobs, **The Book of Jewish Belief**, Behrman House, USA, 1984, P. 19

[13] الکیرانوی، العثمانی، رحمۃ الله بن خلیل الرحمن، الشیخ، **اظہار الحق**، ادارہ احیاء التراث الاسلامی، قطر، 79

[14] John Renard, **The Handy Religion Answer Book**, Visible Ink Press, Canton, USA, 2002, P. 67

[15] ibid

[16] Priests for Equality, **The Inclusive Hebrew Scriptures: Volume I**: Altamira Press, Lanham, USA, 2005, P.xii

یہودیوں کے ہاں اس کا ایک مطلب "یہودی تہذیب" بھی ہے:-

"*Torah* means a complete Jewish civilization."[17]

اس کا مفہوم " موسی کی جانب چاہتِ خداوند سے متعلق وحی اور خدائی ہدایات" ہے:-

"In the broadest sense, the word torah means "instruction" such as the instruction a parent gives to child, or a teacher gives pupils. Here, it is the divine Instruction, the revelation to Moses concerning the will of God."[18]

تورات کا ایک معنی "یہودی ورثہ" بھی ہے:-

"Jewish theologians throughout history have developed their thinking by confronting the life and ideas of the world from the context of the eternal Torah. Torah in this fullest meaning is synonymous with *Jewish heritage*."[19]

اس کا معنی میریم ویبسڑ ڈکشنری میں"کھال یا جھلی کے بنے ہوئے طومار[20]" ہے۔[21] یہودی، پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک مسیحی اصطلا حا یہ لفظِ "تورات "عمومی حالات میں جنابِ موسی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کردہ کتبِ خمسہ کے لئے کرتے ہیں۔

قاموس الکتاب کا فاضل مصنف لکھتا ہے:-

" توریت موسی نبی کی پانچ کتابوں، پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استثناء (رومن کیتھولک ترجمہ --- تکوین، خروج، احبار، عدد، تثنیۂ شرع) پر مشتمل ہے۔ اِ ن کتابوں پر یہودی، پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک علماء نے کبھی اعتراض نہیں کیا اور یہ اُنکی فہرستِ مسلمہ میں شامل ہیں"۔[22]

---

[17] Mordecai Menahem Kaplan, Emanuel S. Goldsmith, Mel Scul, **Dynamic Judaism**, Fordham University Press, 1991. P. 99

[18] Priests for Equaliy, **The Inclusive Hebrew Scriptures: Volume I:The Torah**, P. xii

[19] Leo Trepp, **A History of the Jewish Experience**, Behrman House, Inc springfeild, New Jersey, USA, 2001, P. 327

[20] http://www.merriam-webster.com/dictionary/torah

[21] کتاب کی ایک پرانی شکل کہ پیرس یا چمڑے کےکمائے ہوئے ٹکڑوں کو آپس میں جوڑ کر تقریبا دس انچ چوڑے اور کئی فٹ لمبے ٹکڑے کو کپڑے کے تھان کی طرح ایک لکڑی پر جوڑ کر لپیٹ دیا جاتا تھا اور دوسری جانب بھی ایک لکڑی جوڑ دی جاتی تھی۔ خیر اللہ ، ایف ایس ،**قاموس الکتاب**، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، 2011ء، 266

[22] خیر اللہ ، ایف ایس ،**قاموس الکتاب**،266